اقلیتی ارکانِ اسمبلی کے حلقہ ہائے نیابت سے متعلق آئینی ترمیم کی تجویز مسترد کر دی گئی۔

قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی اقلیتی نشستوں کی حلقہ بندی کے بارے میں آئینی ترمیم کے لیے مسیحی رکنِ قومی اسمبلی جناب طارق۔ سی۔ قیصر نے ایک تجویز پیش کی تھی جو قومی اسمبلی نے کثرتِ رائے سے مسترد کر دی ہے۔ وفاقی وزیر مملکت برائے اقلیتی امور نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ "حکومت اس معاملے پر خود ایک بِل لانا چاہتی ہے۔" (روز نامہ جنگ، راولپنڈی - ۵ اگست ۱۹۹۲ء)

"شراب مسیحیت میں بھی حرام ہے مگر۔۔۔" سہوترا

امتناعِ شراب ایکٹ نافذ ہونے کے باوجود ملک میں شراب کی خرید و فروخت جاری ہے۔ اس صورت حال پر قومی اسمبلی کے متعدد ارکان نے جناب جاوید اقبال چیمہ کی پیش کردہ تحریک پر بحث میں حصہ لیا۔ بحث میں حصہ لینے والوں نے شراب کے بارے میں اسلامی احکام پر روشنی ڈالی اور اس امر پر زور دیا کہ شراب کی خرید و فروخت کے لیے کوئی چور دروازہ نہیں ہونا چاہیے۔ امتناعِ شراب ایکٹ پر پورے طور پر عمل درآمد نہ ہونے پر انہوں نے حکومت کو موردِ الزام ٹھہرایا۔

بحث میں حصہ لینے والے ارکانِ اسمبلی میں دینی سیاسی جماعتوں کی نمائندگی زیادہ تھی۔ اس موقع پر وفاقی وزیرِ مملکت برائے اقلیتی امور جناب پیٹر جان سہوترا نے کہا کہ "امتناعِ شراب ایکٹ نافذ ہے۔ مسیحیت میں بھی شراب حرام ہے اس لیے نیا قانون یا نئی پابندی لگانے کے بجائے لوگوں کو شراب نوشی سے بچنے کی تبلیغ کی جائے کہ وہ اسے استعمال نہ کریں۔ میں اگرچہ اس کی حمایت کرتا ہوں مگر غیر مسلموں کو جو تحفظ حاصل ہے، اس کو نہیں چھیننا چاہیے۔" (روز نامہ جسارت، کراچی - ۱۲ اگست ۱۹۹۲ء)

امتناعِ شراب ایکٹ میں غیر مسلموں کو دی گئی چھوٹ کے حوالے سے پاکستان اقلیتی ویلفیئر ایسوسی ایشن کے عہدہ داروں نے واضح کیا کہ "مسیحیوں کے لیے شراب بند کر دی جائے۔ مسیحی مذہب میں شراب جائز نہیں --- شراب کے پرمٹ ہمارے لیے باعثِ بدنامی ہیں۔ دوسری طرف پولیس کا ناجائز تنگ کرنا باعثِ شرمندگی ہے۔" (روز نامہ پاکستان، لاہور - ۱۳ اگست ۱۹۹۲ء)